هو القادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح کیوان منزلت آفتاب شوکت فریدون فر سکندر در آصف دوران

سلیمان زمان خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان اعلیحضرت

میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصفجاہ

بہادر خلد اللہ ملکہ وافاض علی العالمین برّہ واحسانہ من تصنیف مولانا

جناب حکیم سید عبد القادر صاحب المتخلص بہ قدر شاگرد حضرت شیفتہ صاحب گنتوری

| روز افزوں ہو الٰہی شوکت و شان حضور | امن میں ہے سب رعایا زیر فرمان حضور |
|---|---|

آپکے اوصاف کا اخلاق کا الطاف کا
خوان نعمت آپکا ایسا کشادہ ہے مدام
کتنے پائین ہین پلا دنیا مین ایسی نعمتین
جسنے آنکھون سے نہ دیکھا ہو سلیمان کا حشم
پانی پانی شرم سے گردونیہ ہوتی ہے گھٹا
پارسی ہون یا فرنگی یا عرب ہون یا عجم
کربلا مین کعبہ مین یثرب مین جاری فیض ہے
رحم ہے الطاف ہے انعام ہے اکرام ہے
معدلت گستر ہین دیتے ہین شریرونکو سزا
ابن سلطان ابن سلطان ابن سلطان ہین شاہ
بانٹتے رہتے ہین ہر جو ہے ہنر بکو نقد و جنس
لیے سب گردش ہین شمس و قمر کو صبح و شام
چاند گردونیہ نہ نکلے دیکھے بہولے سے اگر
شرق سے تا غرب عالم مین درخشان ہے مدام
قیصر و فغفور اور دارا سکندر آجتک
صاف آغوش اجل مین یک سر چھپاتے ہین علم
وہ نہ دیکھے گا کسی شاعر کے پھر اشعار کو
معرکون مین نیزہ بازی مین جوان گرد سے تھم
حشر تک بدبخت دشمن سے نہ پہنچیگا ضرر
مال و دولت کی ترقی ملک کی توسیع ہو
یا الٰہی شاہ کے دشمن ہمیشہ ہون ہلاک

جو زبان دان ہے وہ دل سے ہے ثنا خوان حضور
لوگ ہفت اقلیم کے ہین ریزہ خوران حضور
آسمان سے بھی زیادہ اوج ایوان حضور
آکے وہ دیکھے دکن مین ساز و سامان حضور
عیش و عشرت کی آتا ہے دربار ہی پہ امان حضور
سچ کہو کسی پہ نہین ہے آج احسان حضور
کسقدر مضبوط ہے واللہ ایمان حضور
ہے بجا کہئے رعیت کو اگر جان حضور
شان شاہانہ یہی ہے ہے یہ شایان حضور
ہین ازل سے دولت و اقبال مہمان حضور
نعمت کونین سے معمور ہے خوان حضور
حسن رخسار منور سے ہے مہ تابان حضور
عکس عارض سے یہ روشن ہے گریبان حضور
پنجۂ خورشید سان دست زرافشان حضور
ہٹتے گر ذرہ تو جھکتے دربان حضور
برہنہ ہوتی ہے جسدم تیغ بران حضور
شوق سے اکبار دیکھا جسنے دیوان حضور
بازی لیجاتے ہین اکثر نیزہ بازان حضور
اولیا اور انبیا سب ہین نگہبان حضور
ساری دنیا مین ہو جاری حکم و فرمان حضور
یا خدا تیری حفاظت مین ہے جان حضور

اب یقین ہے ہو عنایت کی نظر حقیر اس پر
یہ ترقی خواہ دل سے ہے ثنا خوان حضور

اپنی خواہش و مرضی سے صمصام الدولہ کو دیوانی سے موقوف نہین فرمایا
انکے تفصیلی حالات تزک آصفیہ اور حدیقۃ العالم مین اسطرح مرقوم ہین-
کہ جب آصف الدولہ بہادر نے موسم باران گذرنے کے بعد صمصام الدولہ
کو ہمراہ لیکر بعض امورات نظم و نسق کے بند و بست کے لئے فرخندہ بنیاد
سے کوچ فرمایا- قلعہ بالے ادہونی ورایچور کے راستہ سے خجستہ بنیاد کے
جانب روانہ ہوئے- جب ادہونی پہونچے بسالت جنگ بہادر کو بلحاظ
مصلحت وقت ہمراہ لیکے خجستہ بنیاد پہونچے- خجستہ بنیاد سے صمصام الدولہ
نے قلعہ دولت آباد کے (جو چالیس سال کے عرصہ اور خلد مکان کے عہد سے ملکیہ
اور میر مرتضے خان کے اولاد و احفاد کے قبضہ مین چلا آتا تہا-) محاصرہ کے لئے فوج
روانہ کردی- قلعہ دار نے مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا- محصور ہوگیا- کچھ روز تک
فوج نے محاصرہ رکھا- اور دو چار رفیق قلعدار کے مارے گئے بعد ازان
اونکو منصب و جاگیر کی طمع دیکر قلعہ پر قبضہ کر لیا گیا- یہ وہ زمانہ تہا کہ بندگان
حضرت میر نظام علیخان بہادر نے صوبہ برار کے اطراف واکناف مین
جتنے مفسد و شریر تھے اونکی تنبیہ و تادیب اچہی طرح فرما کے فتنہ و فساد
کو بیخ و بن سے نابود فرمایا تھا اور حسن انتظام سے سرزمین صوبہ برار کو
سرسبز و شاداب مثل خطۂ کشمیر بنا دیا تہا- جس سے بعض مفسدان سلطنت کی
آتش حسد بہڑک اوٹھی- آنکھون مین خون اوتر آیا- چاہا کہ کسیطرح آپس
مین فساد کرائین- اور تماشا دیکہین- پس ان مفتریون نے صلابت جنگ
بہادر سے جاکر عرض کی کہ میر نظام علیخان بہادر نے اپنے مفوضہ صوبہ کا
انتظام فوج کی آراستگی اور نظم و نسق کی درستگی بہت کچھ کی ہے- معلوم
نہین کہ اونکا دلی ارادہ کیا ہے- کسی نہ کسی روز سلطنت کو انکا ضرور
ہے- کہین ایسا نہو کہ ادہر کا ارادہ کرین اور سلطنت کو نقصان پہونچے نہین
چونکہ ہم خیر خواہ دولت و نمک خوار سرکار ہین- اسلئے نیک و بد کا عرض
کرنا ہمارا فرض ہے- اسلئے جو کچھ واقعات نظر آئے وہ بلا کم و کاست

عرض کردے گئے۔ آئندہ اختیار ہے جیسا مناسب ہو ویسا عمل فرمائین۔
مگر ہماری رائے ناقص مین تو اسکا انسداد ضروری اور واجبی ہے جہانتک
ہوسکے اسمین جلدی کیجائے تو مناسب ہے۔ ورنہ آئندہ ہوگا
اور اس مہم کے انجام دہی اور انتظام کے لئے مالاجی راؤ کو بھی شریک
کر لینا مناسب ہوگا۔ جس سے قوت دوچند ہوجائیگی۔ اور لامحالہ کامیابی
ہوگی۔ مگر اوسکو کسیقدر لالچ دنیا بھی ضرور ہے۔ ورنہ وہ کیون بیفائدہ
ہماری امداد مین دردسری کریگا۔ گو صلابت جنگ بہادر عاقل زمانہ اور
فرزانہ یگانہ تھے۔ اور نہ آپکو میر نظام علی خان بہادر کے جانب سے کسی
قسم کا ملال تھا۔ اور نہ اسطرح کی دغا کی امید تھی مگر بتقاضائے بشریت ان
مفتریون کی طمع کارگفتگو نے اثر کیا۔ ارشاد فرمایا کہ واقعی تمہارا کہنا درست
ہے۔ فوراً اسکا انتظام کیاجائے اور مالاجی راؤ کو بھی امداد کے لئے
طلب کیاجائے۔ چنانچہ راؤ مذکور کے ساتھ ایک معتدبہ رقم اور خدمات جاگیرات
دینے کا وعدہ کیاگیا اور اوسکی طلبی کے لئے خط روانہ ہوا۔ مگر مصداق اسکے
کہ ع ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال۔ بالکل بیخبر تھے۔ اور زمانہ کی نیرنگی کا
تصور تک نہین آتا تھا۔ اسوقت سپاہ کی تنخواہ دوسالہ سرکار پر واجب الادا
تھی۔ اسقدر عرصہ تک تنخواہ کا نہ ملنا سپاہ کے لئے ایک مصیبت ہوگئی تھی۔
سپاہ بالکل خستہ حال و بددل تھی۔ اور فاقہ کشی سے جان بلب۔ قرضہ بھی کوئی
نہ دیتا تھا۔ علاوہ اسکے پہلے قرضہ کے متعلق سپاہ پر قرضخواہون کا بلوا
تھا۔ پس ممکن نہ تھا کہ ایسی حالت تباہی و فاقہ کشی مین سپاہ کام دیسکے
اور کسی مہم پر روانہ ہوسکے۔ سپاہ روزانہ صمصام الدولہ کے پاس تنخواہ
کے لئے حاضر ہوتی۔ مگر مایوس پلٹ جاتی۔ اس عرصہ مین ماہ صیام آگیا۔
تب تو تنخواہ کے لئے تقاضا شدید ہونے لگا۔ مگر یہان موازنہ مین گنجایش
ہی کہان تھی اور خزانہ مین اسقدر رقم کب تھی جو اونکی تنخواہ کا تصفیہ کیاجاتا
اور اس روزانہ تقاضے سے نجات ملتی۔ ماہ صیام بھی گذرا عید الفطر کا روز آیا

پہر کیا تہا کل سپاہ متفق ہو کر بلوہ کی غرض سے عیدگاہ مین جمع ہوی اسنے
مین صمصام الدولہ عید کی نماز ادا کرنے کے لئے عیدگاہ آئے اور ادہر سپاہ
نے بلوہ و ہنگامہ شروع کیا ۔ یہ بلوہ اسقدر زیادہ ہوا کہ صمصام الدولہ ہاتہی سے
اوتر کر عیدگاہ مین نماز بہی ادا نکر سکے ۔ بلکہ اوسیطرح ہاتہی پر سوار نہایت
احتیاط اور ہوشیاری سے گہر کو واپس ہوے ۔ اگر صمصام الدولہ عیدگاہ
مین آتے تو ممکن نہ تہا کہ جان سلامت لیجاتے ۔ کیونکہ سپاہ نے حملہ کا ارادہ
کیا تہا ۔ خیر اسطرح انہون نے رستگاری پائی ۔ مگر یہ بلوہ و ہنگامہ ایسا نہ تہا کہ
فرو ہو جاتا ۔ اور سپاہ بلا تنخواہ کے مان جاتی ۔ اسکی آگ تو دن بدن ترقی
پکڑنے لگی ۔ مفسدان ریاست ہر روز ایک تازہ فکر کرتے ۔ مگر کارگر
ہوتی ۔ لیکن کب تک آخر ٦ ۔ ذیقعدہ کو تمام سپاہ نے مفسدون کے اغوا
سے بلوہ و فساد پہر بپا کیا ۔ اور صمصام الدولہ کی موقوفی چاہی ۔ پس بلحاظ مصلحت
وقت نواب صلابت جنگ بہادر نے صمصام الدولہ کو وکالت مطلق سے
موقوف فرمایا اور شجاع الملک بسالت جنگ کے تفویض یہ خدمت
کی گئی ۔ اوس تاریخ شہر مین ایک عجب قسم کا ہر بونگ مچا ہوا تہا ۔ اور سپاہ کا
بلوہ و ہنگامہ اور اوہر شہر کے اوباش و بازاریون نے بہی لوٹ کہسوٹ
پر تیار ہو گئے ۔ بہرحال صمصام الدولہ کے مکان پر ایک ہنگامہ برپا تہا ۔
صمصام الدولہ نے اپنے مکان کے دروازہ کو جو کوٹلہ کے نام سے مشہور
ہے نہایت احتیاط و مضبوطی سے بند کر کے پناہ لی ۔ ان ہنگامہ پردازون
نے صمصام الدولہ کے مکان مین لوٹ کہسوٹ کے خاطر شام تک بہت
کچہ ہاتہ پیر مارے ۔ مگر ممکن نہوا ۔ آخر بعد مغرب کل بلوائی متفرق ہوگئے
ہرچند بعض مخلصان خیر اندیش مثلاً شاہ محمود و میر غلام علی آزاد وخیرخواہون
نے صمصام الدولہ کی بہت کچہہ فہمایش کی اور کہا کہ اس بلوہ کا فرو کرنا
کوئی بڑی بات نہین ہے ۔ اگر اسوقت لاکہہ دو لاکہہ روپیہ سپاہ کو علی الحساب
اونکی تنخواہ مین دیدیا جاوے تو پہر یہ بلوہ رہتا ہے نہ ہنگامہ ۔ مگر صمصام الدولہ

نے مطلق توجہ نہ کی۔ کہا کہ اسقدر روپیہ سردست کہان ہے اور نہ مہیا ہو سکتا
ہے۔ اب فکر ہے تو یہ ہے کہ آج تو صرف سپاہ کا بلوہ اور اوباشون کا
ہنگامہ تھا اسی نے اسقدر پریشان کیا کہ پناہ بخدا۔ مبادا کل کے روز بھی سپاہ
آقا (نواب صلابت جنگ بہادر) کو ساتھ لاکر ہنگامہ آرا ہو تو سخت مشکل کا سامنا
ہوگا۔ اور ممکن نہین کہ آقا کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ اور نمک خواری سے
روگردانی کیجائے۔ حاشا ایسا نہوگا۔ مین مناسب سمجھتا ہون اور بہتری
اسیمین دیکھتا ہون کہ یہان سے کنارہ کشی اچھی ہے۔ اور اس جگہ کو خیرباد
کہنا بہتر ہے۔ چنانچہ ۵۔ ذیقعدہ کو نصف شب کے وقت صمصام الدولہ
بہادر نے تہوڑا بہت ضروری اسباب اور کسیقدر نقد و جنس ہاتھیون پر
بار کر کے عیال و اطفال کو ہمراہ لیکے دولت آباد کا ارادہ کیا۔ قلعہ دولت آباد
پیشتر ہی سے صمصام الدولہ نے اپنے بیٹے کے نام سے رکھا تھا۔ تقریبا
پانسو آدمی مسلح نے رفاقت پر کمر باندہی۔ اور یہ پانسو بھی وہ تھے کہ انکے
عزیز و اقارب تھے۔ اور باقی لوگون نے کنارہ کشی کی اور چلتے پھرتے
نظر آئے۔ اس حالت سے صمصام الدولہ اپنے مکان سے نکلے اور ظفر
دروازہ کا قفل توڑ کر چند نگہبان قتل کر کے شہر پناہ کے حصار سے باہر ہوئے
اور قریب صبح کے دولت آباد داخل ہوئے۔ گو بسالت جنگ بہادر نے
اوسی رات خبر پا کے اپنی فوج کے ساتھ تعاقب فرمایا۔ مگر کامیابی نہوا
یہان کوٹلہ مین صمصام الدولہ کا مال و اسباب جو کچھ رہگیا تہا اوسمین سے
کچھ تو بلوائیون کے لوٹ گہسوٹ کے نذر ہوا اور باقی ضبطی سرکار مین
آیا۔ جب بسالت جنگ بہادر کو انکے تعاقب مین ناکامیابی ہوئی تو انہون
نے دولت آباد پر کچھہ فوج محاصرہ کے لئے بہیجدی۔ مگر دولت آباد*

* دولت آباد کا اصلی نام دیوگڈہ ہے۔ اور اسکا بانی راجہ یل ہے۔ زمانہ
کی گردش نے اس قلعہ کو راجہ یل کے ہی خاندان مین نسلاً بعد نسلاً رہنے دیا۔ بلکہ

قلعہ ایک مشہور و معروف مضبوط و مستحکم قلعہ ہے ممکن نہ تہا کہ جلد قبضہ ہوجاتا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸۲) مختلف خاندانون کے قبضہ مین رہا۔ آخر مین رام دیو کے تصرف
مین آیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ تخت دہلی پر خاندان خلجیہ کا بانی سلطان جلال الدین فیروز شاہ
خلجی بعد نق افروز تہا۔ اور یہ سلطان خالج خان داماد چنگیز خان کے نسل سے ہے۔ سلطان
علاء الدین جو اس سلطان کا بہتیجا اور داماد بھی ہوتا ہے اور اوسوقت سلطان کی
جانب سے کڑہ کا حاکم تھا۔ اور بعد مین اپنے چچا سلطان کو قتل کرکے خود دہلی کے تخت
پر بیٹھا۔ اوس زمانہ مین بھی دکن کا خطہ اپنے زرخیز زمینات اور بیشمار خزانے و جواہر
کے باعث ہر طرف مشہور تہا۔ جب علاء الدین کو یہ کیفیت معلوم ہوئی۔ مونہہ مین پانی
بھر آیا۔ فوراً سلطان کے پاس آیا اور دکن کے بے شمار خزانے و جواہر کی تعریف
بیان کی۔ اور اجازت چاہی۔ سلطان نے اجازت دیدی۔ پھر کیا تہا ساتہ آٹھ ہزار
سوار کے ساتہ سنہ ۶۹۳ھ مین شمالی ہندوستان سے نکلا۔ اور دکن کا رخ کیا۔ مسافت
دور و دراز طے کرکے ایلچپور پہونچا۔ اور وہان سے یلغار دیوگڈہ آیا۔ رام دیو جو دیوگڈہ
کا راجہ تھا اوسکو خیال تک نہ تہا کہ دفعتاً کوئی ایسا حملہ کریگا۔ وہ اپنے خواب غفلت مین
مست تھا۔ اور نہ اوسکو مسلمانون کی لڑائی کا تجربہ تہا کیونکہ آجتک اس قوم سے کبھی
پالا پڑا نہ تھا۔ جب سلطان علاء الدین کے آنیکی کیفیت سنی جو کچھ اوسوقت موجود جمعیت
تھی سلطان کے مقابلہ اور مدافعت کے لئے بہیجدی۔ مگر بہادران اسلام کے تیر سینہ شگاف
و ضرب شمشیر آبدار کے روبرو اس ناتجربہ کار فوج کے کب قدم ٹک سکتے تھے۔ اور
کلا بکلا دست بدست کہان لڑ سکتے تھے۔ جب مسلمانون نے حملہ کیا۔ پہلے ہی حملہ مین
رام دیو کی فوج نے پیٹھ دکہادی۔ اور ایسی پسپا ہوکر بھاگی کہ دیوگڈہ کے قلعہ مین پہونچنے
تک کہین دم نہ لیا۔ جب رام دیو کو اپنی فوج کی بزدلی سے بھاگ آنیکی کیفیت معلوم ہوئی
سخت گھبرایا۔ بجز محصور ہونیکے چارہ نہ دیکھا۔ بالآخر قلعہ مین محصور ہوگیا۔ سلطان علاء الدین
نے شہر دیوگڈہ مین پہونچکر وہان کے متمول برہمن و مہاجنون کو قید کرکے ان سے لاکھون روپیہ
مین طلا اور بہت کچھ موتی اور ریشمی کپڑے لئے۔ اور رام دیو کے خاص طویلے سے دو...

مگر چند ہی روز کے بعد صمصام الدولہ نے باقاعدہ مرہٹہ کے ساتھ پیام وسلام شروع کیا۔ اور اوسکو خجستہ بنیاد کے اطراف واکناف کے قصبات و پرگنہ جات کے تاراج کرنے کے لیے اوبہارا۔ حالانکہ یہ بات نہ کرنی چاہیے تھی صمصام الدولہ کا اشارہ پاتے ہی بالاجی راؤ نے قدم باہر نکالے۔ اور جب راے

(بقیہ نوٹ صفحہ (۸۳) - ہاتھی اور کئی ہزار گھوڑے ہدست کئے۔ جب یہ کیفیت رام دیو نے سُنی ہوش جلتے رہے۔ اب باقی مال واسباب کے بچانے کی فکر ہوی۔ سلطان علاء الدین کی خدمت مین سفیر بھیجکر صلح چاہی۔ اور چہ سو من سونا اور سات من موتی اور دو من جواہر مختلف اقسام کے اور ایک ہزار من چاندی اور چار ہزار ریشمی چادرین نذر گزرانی۔ اور رسالانہ خراج دینا قبول کیا۔ جب سلطان کے پاس پیام صلح معہ کثیر ہدیہ کے پہونچا۔ سلطان نے بھی اسکو غنیمت سمجھا اور صلح پر راضی ہوا۔ اور قیدیون کے خلاصی کا حکم دیا۔ پچیسوین روز محاصرہ اوٹہایا گیا۔ سلطان کل مال واسباب لیکر دہلی واپس گیا۔ بعد ازان رام دیو نے تمردی اختیار کی تین سال تک خراج ارسال نکیا جب تو ل آخر الامر ۷۰۶ھ مین سلطان علاء الدین نے ملک نائب کافور کو (جو ایک عمدہ ترین امرائے پادشاہی سے تہا) ایک لاکھ سوار کے ساتھ روانہ کیا۔ جب ملک نائب کافور دیوگڈہ پہونچا۔ اسقدر فوج کثیر کے دیکھنے سے رام دیو کے ہوش پران ہوے۔ سکندر دیو کو (جو کہ اُسکا بیٹا تھا) قلعہ مین چھوڑ کے باقی تمام عیال و اطفال کے ساتھ تحفے اور ہدیہ لیکے قلعہ سے نکلا۔ اور ملک نائب کافور سے ملاقات کی۔ اور اپنے پچھلے تقصیرات کی معافی چاہی۔ ملک نائب کافور نے وہ تمام تحایف وغیرہ کے ہمراہ رام دیو کو لیکے سلطان علاء الدین کی خدمت مین حاضر ہوا۔ سلطان نے رام دیو پر مراحم خسروانہ مبذول فرمایا۔ اور چتر سفید اور خطاب راے رایان سے سرفراز کیا۔ دیوگڈہ کے اطراف واکناف کے چند دیہات اور قصبہ نوساری (جو بندر سورت کے قریب ہے) عطا فرمائے رام دیو چند روز سلطان کی خدمت مین حاضر رہکر بعد ازان دیوگڈہ کے جانب راہی

صمصام الدولہ تاخت و تاراج قصبات پرگنہ بڑھائے۔ جب آصف الدولہ بہادر کو یہ کیفیت معلوم ہوئی۔ مرہٹون کی تخریب و تنبیہ فی الفور مناسب جانی مگر امداد کی ضرورت پائی گئی۔ حسب مشورہ بسالت جنگ بہادر۔ بجز امداد و تائید

(بقیہ نوٹ صفحہ (۸۴)۔ اور تا زیست جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہ نکالا۔ سنہ ۱۳۰۹ہجری مین سلطان علاء الدین نے ملک نائب کافور کو لشکر بے شمار کے ساتھ دیوگڈھ کے رستے سے ورنگل کی تسخیر کے لئے روانہ کیا۔ جب ملک کافور دیوگڈھ پہونچا رام دیو نے استقبال کرکے خدمات شایستہ بجالایا۔ اور اس لڑائی مین بھی بہت کچھ مدد دی۔ آخر ورنگل فتح ہوا۔ لکشمی دیو (جو وہان کا راجہ تھا) کو امان دی گئی۔ اور مال و اسباب بیشمار لیکے ملک کافور دہلی روانہ ہوا۔ بعد ازان سنہ ۱۳۱۰ہجری مین ملک نائب نے دہو سمندر (جو دکن کا ایک بندر ہے اور فی زماننا طغیانی آب سے خراب ہے) کی تسخیر اور بعض دوسرے بنادر کے فتح کرنے کے لئے لشکر بیشمار کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب دیوگڈھ پہونچا دریافت سے معلوم ہوا کہ رام دیو مر گیا۔ اور اب اوسکا بیٹا گدی نشین ہے۔ مگر اسمین وہ پچھلے باپ کے زمانہ کے اخلاص و محبت نہین ہے۔ اور نہ عہد و پیمان پر قائم پایا جاتا ہے۔ اور نہ خراج کی ادا کرنے کی امید ہے۔ جب یہ نقشہ وہان کا نظر آیا ملک کافور نے احتیاطاً کچھ فوج جالنہ مین چھوڑکے آگے بڑھا۔ اور تقریباً تین ماہ کے عرصہ مین اون بنادر کو خراب و پامال کرکے بلال دیو کرناٹک کے راجہ کو قید کیا۔ اور بہت سا نقد و جواہر ہمراہ لیکے جالنہ آیا۔ اور سلطان پور کے راستہ سے دہلی روانہ ہوا۔ سلطان کی خدمت مین تین سو بارہ ہاتھی اور چھ ہزار گھوڑے من طلا اور بہت سے جواہر زمولی کے صندوق اور بیس ہزار گھوڑے نذر گذرانی۔ چند روز کے بعد سلطان کی خدمت مین عرض کیا کہ رام دیو فوت ہوگیا ہے اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا گدی نشین ہے۔ اوس سے امید نہین ہے کہ خراج سالانہ بھیجا کرے اور مثل اپنے باپ کے فرمان بردار ہے۔ اور جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہ نکالے۔ اگر حکم اقدس ہو تو اوس سے بذریعۂ جنگ خراج حاصل کرتا ہون۔ اور اوس کے سلطنت کو ممالک محروسہ مین ملا لیتا ہون۔ سلطان نے

نواب مستطاب میر نظام علی خان بہادر آصف جاہ ثانی کے اونکی تادیب وتنبیہ دشوار معلوم ہوی۔ چنانچہ متواتر خطوط آپکی طلبی مین برابر روانہ کئے گئے۔ اور اوسمین صاف طور پر لکھا گیا کہ جب تک آپ نہ آئینگے یہان کی حالت درست نہ ہوگی۔ اور بالاجی راؤ کی شوخی وتمردی کی تنبیہ مشکل ہوگی۔ جب آپ نے اسقدر مجبوری کی حالت دیکھی۔ بپاس خاطر برادران وحفاظت خاندان خیال کیا کہ خدانخواستہ ریاست پر کوئی آنچ نہ آجاے۔ حالانکہ آپ کے پاس جمیعت اوسقدر نہین تھی کہ ایسے حملہ سخت کی مدافعت کرسکے مگر وہی قلیل جمیعت اسقدر آراستہ اور جرار تھی کہ باید وشاید۔ آپنے بمصداق آیۂ کریمہ وما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم۔ اوس ناصر حقیقی کے فضل وکرم پر بہروسہ فرماکے جہانتک ہوسکا بہ تعجیل تمام روانہ ہوے۔

---

بقیہ نوٹ صفحہ (۸۵)۔ ملک کافور کے معروضہ کو پذیرا کیا اور حکم دیا کہ جسطرح بنے خراج حاصل کرو۔ ملک کافور رخصت ہوکر لشکر بے شمار کے ساتھ دیوگڈہ پہونچا۔ کسیقدر لڑائی کے بعد رام دیو کا بیٹا گرفتار ہوا۔ بعد گرفتار ہونے کے قتل کرڈالا گیا۔ اور قلعہ پر ملک کافور کا قبضہ ہوگیا۔ جہان ایک عرصہ دراز سے بت پرستی ہوتی تھی اذان کا شور بلند ہوا۔ اوسوقت سے یہ قلعہ حکام اسلام کے قبضہ مین رہا۔ ۱۹ ذیحجہ ۱۰۴۲ھ مین مہابت خان نے (جو صاحبقران ثانی جہانگیر بادشاہ ثانی کے امرائے خاص سے تہا۔) خاندان نظام شاہیہ سے اس قلعہ کو لیکے اپنے قبضہ مین لایا۔ اوس زمانہ سے اب تک یہ قلعہ قلعداران سلاطین تیموریہ کے حفاظت مین رہا جسکو اسوقت صمصام الدولہ نے قبضہ کیا۔ راجاؤن کے زمانہ مین دیوگڈہ کی حصار وخندق وغیرہ مضبوط ودرست نہ تھے۔ سلاطین اسلامیہ نے متعدد حصار تعمیر کرائے۔ اور سلطان محمد بن تغلق شاہ نے دیوگڈہ کا نام دولت آباد رکھا اور قلعہ کے اطراف سنگین خندق عمیق تعمیر ہوی۔ اور عالیشان محل تیار کرائے۔ اسقدر اسکی تعمیر ودرستگی سے سلطان محمد کا ارادہ یہ تہا کہ دہلی کو ویران کرکے وہان کے باشندون کو یہان لاکر آباد کرے اور بجائے دہلی کے اسکو اپنا پایہ تخت بنائے۔ مگر سلطان محمد کا یہ ارادہ پورا نہوا۔ اور وہی شہر دہلی دار السلطنت رہا۔ واللہ اعلم۔ ماثر الامرا۔ تاریخ فرشتہ

## طرح

بابت ۶ صفر ۱۳۱۸ھ

لاکھون حسرت تنہا دل
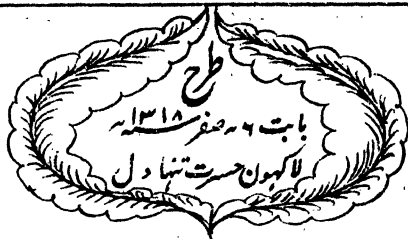
### رفعت جناب سید مخدوم محمد محمد الحسینی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ حسین ولی صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز شاگرد حضرت شیفتہ کنتوری۔

| | |
|---|---|
| جور و جفا مین یکتا دل | اونکا دل ہے اون کا دل |
| جو ہے راغب تیرا دل | مہر پہ مایل ہے میرا دل |
| ہمنے پایا کیا دل | لاکھون حسرت تنہا دل |
| تیرے دل کے مثل ستمگر | نہین جہان مین ملتا دل |
| تونے ہمسے منہ موڑا ہے | ہمنے تجکو چھوڑا دل |
| پہلے اوسنے دل لیکر | مجھ سے اپنا پھیرا دل |
| لاکھون صدمے فرقت کے | اور ہمارا تنہا دل |
| زہرہ جبین ہین سب قاتل | ان کو نہ دینا اپنا دل |
| جانتا ہے گر ظالم | رفعت تمکو دیتا دل |

### شیفتہ جناب سید محمد کاظم حسین صاحب کنتوری مدظلہ العالی۔

| | |
|---|---|
| لیکر تمنے میرا دل | کاکل مین کیون جکڑا دل |
| اب کانٹون پہ لوٹیگا | گلرویون پر آیا دل |
| تلوون سے کل ملتے تھے | کہئے وہ تھا کس کا دل |
| ڈورا ڈالا الفت کا | اچھا تمنے پھانسا دل |
| ہمنے راہ الفت مین | اپنے ہاتھون کھویا دل |

| | |
|---|---|
| تیرے ملنے کا خواہان ہے | سب سے ہے بے پروا دل |
| آگ لگا کر میرے دل مین | اب ہے اونکا ٹھنڈا دل |
| باہم اک دن ہو جائے گا | میرے دل سے اونکا دل |
| شیفتہ کا دل لینے کو | ضد کرتا ہے اون کا دل |

**تسیم - جناب پیارے موہن لعل صاحب ولد جناب موہن لعل صاحب**

| | |
|---|---|
| سالے لوٹے لو پیارا دل | کہتا ہے یہ میرا دل |

**ظہیر - جناب جانکی پرشاد صاحب**

| | |
|---|---|
| جب سے بگڑا میرا دل | پھر نہ کسی سے سنبھلا دل |
| مضطر کیون ہے ہر دم یہ | کس پر ہو گیا شیدا دل |
| گر میرے قبضے مین ہوتا | دیتا تمکو اپنا دل |

**فدوی - جناب کملاپت پرتاب صاحب فرزند رائے سورج پرتاب صاحب شاگرد حضرت حشم**

| | |
|---|---|
| تیرا ہوا وہ شیدا دل | میرا دل ہے میرا دل |
| کس نے چرایا ہاتھوں ہاتھ | ہے ہے میرا پیارا دل |
| رحم کر اے ظالم کچھ اسیر | بیٹھ گیا ہے میرا دل |
| کبھی تو دونوں مل جائینگے | میرا دل اور تیرا دل |
| وہ نہیں دیتے بوسہ فدوی | اوسنے لے لو اپنا دل |

**قیصر - جناب حسین عباس صاحب ولد ملا غلام علی صاحب تلمیذ حضرت ہاتف**

| | |
|---|---|
| ہمنے پایا اچھا دل | لا کہون حسرت تنہا دل |
| غیر سے الفت ہم سے بیر | آپ کا یہ ہے کیسا دل |
| جنگل گلشن خوش نہیں آتا | دیوانہ ہے اپنا دل |
| تیری صورت اے سیمین دیکھی | آئینہ ہے اپنا دل |
| غیر کے کہنے پر چلتا ہے | اونکا بھولا بھالا دل |
| حسرت تیری اے سیمین بائی | چیر کے پہلو دیکھا دل |
| جیسی نیت ویسی برکت | جیسی ہمت ویسا دل |

# پردہ

## (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

مولوی محب حسین صاحب اپنے رسالون مین بے پردگی کے تائید مین حاطب اللیل کے مانند متعلق اور غیر متعلق بلا لحاظ عام وخاص مقید ومطلق ناسخ و منسوخ جو احادیث لکھا کرتے ہین اونکی تعداد صرف ۲۵ پچیس ہی احادیث کے لئے اولاً **اصول فقہ** کا مسئلہ جاننا ضروری ہے اسلئے اس کا بیان لکھنا ضروری ہے۔

**فصل**۔ اذا تعارض نطقان فلا یخلو اما ان یکونا عامین او خاصین او احدهما عاما والآخر خاصا او کل واحد منهما عاما من وجه وخاصا من وجه فان کان عامین فان امکن الجمع بینهما جمع وان لم یمکن الجمع بینهما یتوقف فیهما ان لم یعلم التاریخ فان علم التاریخ فینسخ المتقدم بالمتاخر وکذلک ان کانا خاصین وان کان احدهما عاما والآخر خاصا فیخص العام بالخاص وان کان کل واحد منهما عاما من وجه وخاصا من وجه فیخص عموم کل واحد منهما بخصوص الآخر۔ (متن شرح الورقات ص ۳۵ مطبوعہ احمدی مدراس)

اس کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ احادیث کے نسبت کیا کیا ابواب کے جاننے کی ضرورت ہے اور کوئی شخص سوائے مجتہدین کے

احادیث کے نسبت اپنی راے قایم نہین کرسکتا - اور مولوی صاحب نے جو اس مسئلہ سے محض ناواقف ہین احادیث ہین تراش خراش شروع کی
مولوی صاحب نے اپنے رسالون مین جو احادیث لکھے ہین
وہ صرف - امام محمد بخاری - اور ابوالحسین مسلم - اور ابوداؤد کے کتابون سے اقتباس کئے ہین امام بخاری اور مسلم اور ابوداؤد کو پانچ پانچ چھہ چھہ لاکھ حدیث متن احادیث معہ اسناد زبانی یاد تھے باوجود اسقدر احادیث کے یاد ہوتے ہوے صرف بخاری اور مسلم اور ابوداؤد مین پانچ پانچ ہزار احادیث سے زاید نہین ہین - اسمین یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ہر ایک حدیث کو جس باب سے تعلق ہے اوسکو اوسی باب مین تحریر کیا ہے اگر ایک ہی حدیث متعدد ابواب مین قابل ادخال تھی تو اوس حدیث کو متعدد ابواب مین داخل کرتے ہین -

لیکن مولوی صاحب نے بے پردگی کے تائیدمین جو احادیث رسائل معلم النسوان مین لکھے ہین اسکو ان مذکورہ کتابون سے تو لکھا ہے مگر جب ہم مولوی صاحب کے احادیث کو ان کتابون مین دیکھکر اسکے ابواب کو دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے تمام پیش کردہ احادیث اونکے خلاف ہین - جب مولوی صاحب کو بے پردگی کے تائیدمین ان کتب مین کوئی باب نہین ملا تو مولوی صاحب حکمت عملی کرکے ورق گردانی کئے جہان (خواہ کوئی ایک باب ہو) کسی حدیث کو اپنی نادانی سے دعوے کے موافق پایا اسکو رسائل معلم النسوان مین شامل کیا - انتخاب مین عام خاص مقید و مطلق کا بھی خیال نہین کیا اگر مولوی صاحب احادیث کو تلاش کرتے وقت کتاب کے باب کو دیکھتے تو اوسیوقت آپکو متعلق اور غیر متعلق معلوم ہوجاتا مولوی صاحب کو صدق و کذب سے تو کوئی کام نہین صرف ہٹ دہرمی ہے مثلاً کتاب ابوداؤد کے باب غسل جنابۃ کی ایک حدیث اپنے رسالہ جلد (۱۰) بابت ماہ رجب ۱۳۱۴ھ نمبر (۷) کے صفحہ (۳۶) مین تحریر کی اوسکے لکھتے ہین

کہ ،، غیر مرد بھی حضرت عائشہؓ کے یہان حاضر ہوا کرتے تھے ،، حالانکہ اس باب
مین غسل جنابت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور ابو داؤد کی باب افتسال الحیض
کی ایک حدیث اپنے رسالہ جلد (۱۰) بابت رمضان ۱۳۱۴ھ نمبر (۹) ص ۱۹
مین شایع کرکے ارشاد فرماتے ہین کہ ،، ایک سواری پر غیر عورت کا بیٹھنا
جایز ہے ،، حالانکہ اس باب مین حیض کے غسل کا بیان ہے ناظرین انصاف
کرین کہ مولوی صاحب کو ابھی غسل جنابت اور پردہ کا فرق ہی نہین معلوم
ہے مگر مجتہد بنکر احادیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کیا کرتے ہین -
گو ہمنے تمثیلاً دو احادیث بیان کیا فی التحقیقت تمام احادیث اسیطرح
غیر متعلق ابواب سے نیکر مولوی صاحب اپنے دعوے کے ثبوت مین
پیش کئے ہین - افسوس ہے کہ مسلمانون مین اب ایسے حضرات جمع
ہوکر جمیع ائمہ دین محدثین اور فقہا کے خیالات سے اپنے فاسدہ خیالات
کی برابری کیا کرتے ہین -
ہم ہر ایک حدیث کے ساتھ اس حدیث کے باب کا ذکر بھی پیش کرینگے جس سے
ثابت ہوجائیگا کہ باوجود بخاری اور مسلم ابو داؤد مین باواری انتظام ہوتے
ہوسے مولوی صاحب نے احادیث کے اقتباس مین کسیطرح تجاہل عارفانہ
سے کام لیا ہے -

الحاصل کتب احادیث مین ہر ایک امر کا بیان جداگانہ ابواب مین
مفصل طور سے ہی لیکن مولوی صاحب احادیث کا ترجمہ اور مطلب
خلاف محدثین بیان کیا کرتے ہین بنابران یہ خیال کرنا کہ ان احادیث کے
مطلب سے صرف مولوی صاحب واقف ہوسے اور امام ابو الحسین
مسلم اور امام ابو داؤد اور امام محمد بخاری اور علامہ قسطلانی اور حافظ ابن
کثیر وغیرہ وغیرہ کو (جنکے مولوی صاحب بھی معتقد ہین) اسکی اطلاع
نہین ہوی خیال محال ہے -
مولوی محب حسین صاحب نے رسالہ معلم النسوان جلد ۱۰ بابت ماہ رجب ۱۳۱۴ھ

نمبر (۲) مین بے پردگی کے متعلق ایک لکچر تحریر فرماکر آیات قرآنی احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ عقاید اور مسئلہ فقہ بیان کرتے ہوے حافظ ابن کثیر اور دوسرے بڑے بڑے امامون کے اقوال وغیرہ کا حوالہ دیا ہے۔ اور اُسی رسالہ کے صفحہ ۲۲ مین مانعین پردہ دری کو پاگل بے ادب اور پاگل خانہ مین بھجواسنے کے قابل قرار دیا ہے جسمین حافظ ابن کثیر ؒ بھی شریک ہوجاتے ہین۔ (فاعتبروا یااولی الابصا
اُس رسالہ نمبر کا مولوی محمد معین الدین صاحب نائب سررشتہ دا کمشنری آگرہ سنے بذریعہ رسالہ مراۃ الحجاب جواب تحریر فرمایا تھا تو مولو محب حسین صاحب رسالہ معلم نسوان جلد (۱۰) بابت رمضان ۱۳۱۴ نمبر ۹ مین اس رسالہ مراۃ الحجاب کا جواب لکھا اور نمبر کے رسالہ مین جو احادیث تحریر کئے تھے اوسکو دوبارہ رسالہ نمبر ۹ مین مکرر تحریر کئے ہین۔
مولوی محب حسین صاحب کے پیش کردہ تمام احادیث وغیرہ جو معلم نسوا کے دونون رسالون مین طبع ہوے ہین انکو سمجھنا اس مضمون مین لکھا اُسکا جواب انھین کتابون سے پیش کرونگا جسکا ذکر اور ماخذ مولویصا نے اپنے رسالون مین شایع کیا ہے۔

(فادم مرتضی حسین۔)

# پَرْدَہْ

## (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

### نمبر (۱)

رسالہ معلم نسوان جلد (۱۰) نمبر (۹) صفحہ (۱۷)* مین مولوی محب حسین صاحب لکھتے ہین

* رسالہ معلم نسوان جلد (۱۰) نمبر (۷) صفحہ (۱۲) مین بھی ہے ۱۲

**قولہ** * ابو داؤد مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین مرد اور عورتین ایک ہی برتن سے وضو کرتی تھین اور اوسی مین سب کا ہاتھ پڑتا تہا" اس حدیث سے مردون اور عورتون کا خلط ملط ظاہر ہے۔

**اقول** ابو داود مین یہ حدیث باب الوضوء بفضل المرأة - مین مذکور ہے اس حدیث کے سوا اسی باب مین اور تین احادیث بھی ہین۔ اسکے بعد اور ایک باب۔ باب النھی عن ذٰلک - ہے اس دوسرے باب مین پہلی حدیث اسطرح ہے۔ عن رجل من الصحابۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأة ولیغترفا جمیعا۔ انتھی۔ مولوی محب حسین صاحب نے کتاب ابو داؤد کی ورق گردانی کر کے ایک حدیث نکالی مگر اُس کتاب کے دوسرے باب کو جو اسکے خلاف ہے ملاحظہ نہین فرمایا۔ کیا اصل کتاب سے یہ باب ساقط ہو سکتا ہے اور مولوی صاحب نے جو حدیث پیش کیا ہے وہ ابو داؤد کے سوا بخاری شریف مین بھی ہے۔

سنئے مولوی صاحب کی مرقومہ حدیث کے نسبت علامہ قسطلانی شرح بخاری مین اسطرح تحریر فرماتے ہین وھو محمول علی ما قبل نزول الحجاب واما بعدہ فیختص بالزوجات والمحارم۔ (دیکھو شرح بخاری جلد اول صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ مصر۔

مولوی صاحب کی پیش کردہ حدیث ابو داؤد مین ہے مگر اسکے خلاف بھی ابو داؤد مین حدیث موجود ہے علاوہ قسطلانی آپ کی پیش کردہ حدیث کے نسبت ارشاد فرماتے ہین کہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے پیشتر کی حالت اسمین بیان ہوئی ہے۔ اور امام شافعی رح اور امام مالک اور امام احمد حنبل

* قولہ سے مراد مولوی محب حسین صاحب اڈیٹر رسالہ معلم نسوان ہین ناظرین یاد رکھین - ۱۲

کے مذاہب مین عورت کا بدن سوائے ناخن اور بال کے اگر غیر محرم کے بدن کو مس ہو تو دونو کے وضو ساقط ہوتے ہین پس بوجوہ مرقومہ بالا ثابت ہوا کہ مولوی صاحب کا استدلال غلط ہے ۔ **نمبر ٣**۔

قولہ بخاری اور مسلم دونو مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لادخل فی الصلوۃ و انا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ یعنی حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز شروع کرتا ہون اور اوسکو طول دینا چاہتا ہون مگر جب بچے کے رونے کی آواز سنتا ہون تو اوسکو کم کر دیتا ہون کیونکہ مین اس شدت، رنج و قلق کو جانتا ہون جو اوسکے رونے سے اُسکی مان پر ہوتا ہے ۔

آنحضرت کے وقت مین عورتین بھی نماز جماعت مین شریک ہوتی تھین چونکہ عورتون کو اولاد کی بہت محبت ہوتی ہے اس لئے ان پر اپنے بچے کا رونا شاق گذرتا تھا اسلئے حضرت نماز کو قصر کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے بچون کا رونا سنکر بیقرار ہو جائین اور کہین نماز توڑ دین یا جماعت مین آنا چھوڑ دین۔ اس حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ عورتین جماعت کی نماز مین غیر مردون کے ساتھ شریک ہوتی تھین اور حضرت کو انکی خاطر منظور تھی اور اس وجہ سے نماز مین قصر فرماتے تھے کہ کہین عورتین جماعت مین آنا نہ چھوڑین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مردون اور عورتون کا باہم جمع ہونا منع نہین ہے۔ (رسائل معلم النسوان جلد (١٠) نمبر (٧) صفحہ (١٢) و جلد (١٠) نمبر (٩) صفحہ (١٧))

اقول یہ حدیث بخاری اور مسلم دونو مین موجود ہے اور اس حدیث کی باب کا عنوان ،، باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی،، ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جناب سرور عالم کے پیچھے عورتین نماز

کے لئے حاضر ہوتی تھین۔

کس مسلمان کو انکار ہوگا جو سرورِ عالم کے پیچھے نماز پڑہنے سے منع کرے مگر ان احادیث مین جو ابوداؤد کے باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد مین مندرج ہین ثابت ہے کہ عورتین نمازون کے لئے آتی تھین لیکن مسجد مین عورتین جماعت سے نماز پڑہنے سے مکان مین نماز پڑہنے کی افضلیت عیان ہے تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کے دعوے کی افضلیت کا ثبوت منقطع ہوگیا سیکڑون احادیث مکان مین نماز پڑہنے کی افضلیت مین موجود ہین منجملہ ان کے چار یہان لکھے جاتے ہین۔

(۱) عن عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ المرأۃ فی بیتہا افضل من صلوٰتہا فی حجرتہا وصلاتہا فی مخدعہا افضل من صلاتہا فی بیتہا

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتھن خیر لھن۔

(۳) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وھن تفلات۔ (ابوداود جلد اول صفحہ ۸۵)

(۴) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر مساجد النساء قعر بیوتھن رواہ الامام احمد

التجوز کے معنی مولوی صاحب قصر کے بیان کئے ہین حالانکہ اس کی معنی تخفیف کے ہین افسوس ہے مولوی صاحب کو باوجود اس دعوے ہمہ دانی کے ابھی قصر اور تخفیف کا فرق جو فقہ کا معمولی مسئلہ ہے معلوم نہین ایک کمسن لڑکے سے دریافت کرین تو وہ بھی قصر کے معنی کہیگا مولوی صاحب سے اس حدیث کا مطلب اسطرح بیان کیا ہے آنحضرت

عورتون کی رعایت سے چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پر ہمیشہ قصر کیا کرتے تھے ایک ایسے گمراہ مولوی صاحب سے معاذ اللہ۔ مولوی صاحب نے عام مسلمانون کو جاہل کا خطاب عنایت فرمائے ناظرین مولوی صاحب کی جہالت کی حالت کا اندازہ ابھی سے کرلیا کرین ۱۲ ابھی حدیث کے (۲۳) نمبر باقی ہین مولوی صاحب کی لیاقت ودعوے کا ثبوت اس سے ہو رہا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو قصر اصطلاح فقہ مین کسکو کہتے ہین معلوم نہین ہے بنا بران ہم اسکے معنی بھی ظاہر کئے دیتے ہین اگر مولوی صاحب اسکو اچھی طرح یاد رکھین گے تو یقین ہے کہ آئندہ کبھی اسطرح غلط معنی لا استدلال پیش نہین کرین گے اصطلاح فقہ مین مسافر دور دراز سفر مین چار رکعت والی نماز کو جو دو رکعت پڑھا کرتا ہے اسکو قصر کہتے ہین۔

## نمبر ۳

قولہ ابوداؤد مین سہل بن سعد سے مروی ہے کہ قد رایت الرجال عاقدی ازرھم فی اعناقھم من ضیق الازار خلف رسول اللہ فی الصلوٰۃ کامثال الخ یعنی" مین نے لوگون کو دیکھا کہ وہ کپڑے کی تنگی سے اپنی ازارین (تہبند) اپنی گردنون مین باندھے ہوئے ہین اور رسول اللہ کے پیچھے بچون کی طرح کھڑے ہین اسوقت ایک شخص نے کہا،، اے عورتو! تم اسوقت تک اپنا سر نہ اٹھایا کرو جب تک کہ مرد اپنا سر نہ اٹھا لیا کرین (ورنہ شاید ان کے ستر پر نظر پڑجائے) غور کا مقام ہے کہ جب مردون کے لباس کی یہ حالت تھی تب بھی عورتین ان کے ساتھ برابر نماز پڑھتی تھین اور انھین کسی قسم کی کوئی ممانعت نہین کی گئی تھی۔ (رسائل معلم نسوان نمبر (۷) جلد (۱۰) ص ۱۳ وجلد (۱۰) نمبر (۹) ص ۱۰)

اقول - اس حدیث کو ابو داؤد نے باب الرجل یعقد الثوب فی قفاہ یصلی
مین تحریر کیا ہے اسکے الفاظ اسطرح ہین عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
قال لقد رأیت الرجال عاقدی ازرھم فی اعناقہم من ضیق الازر
خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ کامثال الصبیان
فقال قائل یا معشر النساء لا ترفعن رؤسکن حتی یرفع الرجال -
انتہٰی (ابو داود صفحہ ۹۲ جلد اول)

یہ حدیث بخاری اور مسلم مین بھی ہے اون مین سے کسی نے اس حدیث کو
جسطرح کہ مولوی صاحب استدلال کرتے ہین اوس باب مین نہین لکھا
ہے تو اسطرح کا استدلال درست نہین ہے قطع نظر اس کے اس
حدیث مین مردون کو کپڑے برابر نہونے سے معلوم ہوا کہ یہ ابتدار
اسلام کا زمانہ ہے اور یہ واقعات بھی ابتدا اسلام کے زمانہ سے متعلق
ہین اگر اسکو اسلام کے ترقی کے زمانہ مین شریک کرین تو اصلی واقعہ
کے خلاف ہوگا مسلمانون کو غنیمت مین لاکھون دینار ملا کرتے تھے -
صحابہ عام مسلمانون کیساتھ صلہ رحمی اور سخاوت سے پیش آیا کرتے تھے -
ممکن نہین کہ اپنے مسلمان بھائیون کے حالت نماز مین اسطرح دیکھکر خاموش
ہو جائے - اور کپڑے کی مدد نہ کرے ہر روز مسافرون کے ایک کثیر تعداد
کا ہر ایک صحابی کھانا کھلانے کے لئے ذمہ دار تھا کیا انکو کپڑے سے مدد
نہین کریگا - ہرگز نہین نمبر (۲) مین ہمنے جو احادیث سکا نون مین نماز پڑھنے
کی فضیلت مین بیان کیا وہی کافی ہین -

## نمبر (۴)

قولہ - ابو داؤد مین جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ کہتے ہین کہ ان النبی
صلے اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلے فبدأ الی آخرہ - یعنی عید الفطر مین
پہلے رسول اللہ کھڑے ہوسے اور نماز پڑھے پھر آپ نے خطبہ شروع کیا

جب اس سے فارغ ہوے تو اترے اور عورتونکو نصیحت کرنے لگے۔ اسوقت آپ بلال کے ہاتھ پر ٹیکا دیے کھڑے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوے تھے۔ جسمین عورتین اپنے چھلے انگوٹھی وغیرہ زیور بطور صدقہ ڈالتی تھین اور ابن عباس سے یون روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوا کہ میرے خطبہ کی آواز عورتونکو اچھی طرح سنائی نہ دیگی تو آپ ان کے قریب آئے اور انھین وعظ فرمایا اور صدقہ کا حکم کیا اسپر عورتون مین سے کسی نے اپنی بالی کسی نے انگوٹھی اور کسی نے چھلا اتار اتار کے بلال کے کپڑے مین ڈالدیا اس حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ عورتون کو عیدگاہ جانا چاہیے۔ آنحضرت کے زمانہ مین وہ جاتی تھین اور اب بھی ممالک اسلامیہ مین ہمیشہ جاتی ہین۔

(رسائل معلم نسوان جلد (۱۰) منبر ۹۵ صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱)

**اقول** اس حدیث کے متعلق بحث کرنے سے پیشتر ناظرین کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہیے کہ محب حسین صاحب نے عام مسلمانون کو دھوکا دینے کے لیے اپنے دلی تصرفات اس حدیث مین کتنے کئے ہین۔

(۱) عربی مین کامل حدیث نہین لکھا صرف ترجمہ حدیث کا لکھا ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ کوئی صاحب آپ کے ترجمہ کی غلطی سے آگاہ نہو جائین۔

(۲) ابوداود کے کس باب مین اور کس صفحہ مین یہ حدیث ہے اسکا بھی ذکر نہین۔

(۳) مطلب مین ''عورتون کو عیدگاہ جانا چاہیے'' لکھتے ہین۔ حالانکہ حدیث مین عیدگاہ جانے کے متعلق کوئی الفاظ نہین ہین۔

(۴) ترجمہ مین ایک لفظ کے ترجمہ کو بھی جو (فالقی) ہے حذف کردیا احادیث مین سے الفاظ کا حذف کیا کرنا مولوی صاحب کے ذاتی خصائل سے ہے لیکن اصل کتب احادیث مین مولوی صاحب کا تصرف ممکن نہین ہے۔

## زرِ باقیہ بقایا سال گزشتہ یعنی من ابتدائے ۶ ذی الحجہ ۱۳۱۶ ہجری لغایۃ ۶ ذیقعدہ ۱۳۱۷ ہجری

| نمبر | نام | عہدہ یا سکونت | رقم |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۱ | عالیجناب مولوی ابوالحامد رضی الدین محمد صاحب | دوم مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی | عـــہ |
| ۲ | عالیجناب مولوی ملا عبد القیوم صاحب | اول تعلقدار ضلع لنگسگور | ســلے ہ |
| ۳ | عالیجناب مولوی سید احمد صاحب | مددگار صدر محاسبی سرکار عالی | صہ |
| ۴ | عالیجناب نواب غلام احمد خان بہادر | جاگیردار | صہ |
| ۵ | عالیجناب محمد امام الدین صاحب | منتظم سرکارگان دیوانی | للعہ |
| ۶ | جناب غلام محی الدین صاحب صدر | اہلکار معتمدی عدالت صیغہ کوتوالی | عال |
| | جناب مسٹر میر احمد علی صاحب | مینجر مطبع مفید دکن | عال |
| ۸ | جناب ملا محمد رضا صاحب | اہلکار معتمدی عدالت صیغہ کوٹ | عال |
| ۹ | جناب مولوی عظمت اللہ خان صاحب | اہلکار معتمدی صرف خاص | عال |
| ۱۰ | جناب محمد عبد العزیز صاحب | مغلپورہ | عال |

رسید زر باقیہ پیشگی سال حال یعنی من ابتدا ۱۶ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۷ لغایتہ ۶ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۸

| نمبر | نام | عہدہ یا سکونت | رقم |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۱ | عالیجناب نواب مظفر جنگ بہادر | امیر اعظم حیدر آباد | عـ۵ |
| ۲ | عالیجناب نواب میر امیر اللہ خان بہادر | " | عـ۵ |
| ۳ | عالیجناب نواب میر غالب علیخان بہادر | " | عـ۵ |
| ۴ | عالیجنابہ حضرت نور النسا بیگم صاحبہ قبلہ | صاحبزادی جناب نواب مختار الملک مرحوم | صہ |
| ۵ | عالیجناب راجہ واسدیو رائے صاحب | جاگیردار | صہ |
| ۶ | جناب نیم چند صاحب | جار نیار | عاں |
| ۷ | جناب محمد منور خان صاحب وکیل | سلطان شاہی | عاں |
| ۸ | جناب میر محمد علی صاحب | محاسب دفتر امور مذہبی | عاں |
| ۹ | جناب دادا احمد صاحب | سوداگر | عاں |
| ۱۰ | جناب شیخ سالم صاحب | جمعدار | عاں |
| ۱۱ | جناب مرزا پرورش علیخان صاحب | ورکشاپ | عاں |
| ۱۲ | جناب محبوب خان صاحب | کمان شیخ فیض | عاں |
| ۱۳ | جناب محمد عبد الرحیم صاحب | سوداگر | عاں |
| ۱۴ | جناب سید جلال صاحب | " | عاں |
| ۱۵ | جناب محمد افضل صاحب | داروغہ جلا قایم جنگ مغفور | عاں |
| ۱۶ | جناب سید شہاب الدین صاحب | سررشتہ دار نظم جمعیت | عاں |
| ۱۷ | جناب ڈاکٹر نور اللہ خان صاحب | چیلہ پورہ | عاں |
| ۱۸ | جناب غلام محی الدین صاحب صدر | اہلکار معتمدی عدالت صیغہ کوتوالی | عاں |

ہمیشہ سے اپنے برتہولڈ ہی پر شیدا رہی گو کہ اوسنے مجھکو اسکے عیوض مین اپنی محبت کی کوئی نشانی یا علامت نہ دکہلائی لیکن مین اپنے نفس سے وعدہ کرچکی تھی کہ مجھسے محبت کرنیکے بعد (جو ہوچکی ہی) کسی دوسرے کو اپنا ہاتہ ندونگی - گو میری دوستون نے بڑے استعجاب کے ساتہ مجھسے یہ دریافت کیا کہ کیون مین نے جولئیس انگلیہیم کے سے معتبر اور تونگر شخص سے انکار کیا - لیکن مجھکو صاف صاف اقرار کرنے اور یہ سب ظاہر کردینے کی جرأت نہوئی - ہائے! کاش اوسوقت کوئی مجھسے یہ کہتا کہ " جون تو برتہولڈ نیکار کو پیار کرتی ہی - اور اسکے عیوض مین وہ تجھکو چاہتا ہے " تو مین جواب دیتی کہ " برتہولڈ کی محبت اس دنیا کی نہین ہی " اور اگر کوئی یہ کہتا کہ " قطعی برتہولڈ تیرا ہی ہوگا " تو مین جواب دیتی کہ " یہ غیر ممکن ہے! "

برتہولڈ - (آہستہ سے) " اور تاہم جون! ہم آپسمین ایک دوسرے ہی کے لئے پیدا کئے گئے تھے اور ہر ایک دوسرے کو خوش کرنے اور پسند ہونیکے لئے بنائے گئے تھے - ہمارے دل ایک ہی وضع کے ہین ...... "

جون - (قطع کلام کرکے) " لیکن برتہولڈ وہ تم ہی تھے کہ جنہنے مجھکو تعلیم کی رغبت اور توجہ دلائی - میرے برتہولڈ - کیا تمھین وہ دن یاد ہین جبکہ ہم دونون ملکر ایک نوشتہ پڑہ رہے تھے کہ ہماری نظرون سے ــــ "

برتہولڈ - (قطع کلام کرکے -) " ہان اوسوقت مین نے تجہپر اپنی اوس اوس محبت کا افشا کیا جو ایک زمانہ دراز سے میرے دل مین پرورش پا رہی تھی - اور تمکو اوس عجیب و غریب صاف گوئی سے جو شاید ہی قابل اعتبار تھی کچہہ خوف نہوا جبکہ وہ اون لبون سے نکلی تھی ــــ "

جون - (فرط محبت سے پیار کرتے کرتے برتہولڈ کا منہ بند کرکے آہستہ سے) " خاموش! مین یہ سمجھنے کے لئے اب ٹہر نہین سکتی - کہ آیا وہ صاف گوئی عجیب و غریب تھی یا نہین - لیکن یہ تو مسلّم ہے کہ میرے سامنے اوسکا ظہور ہو - آہ! مجھکو کیسا کچہہ مذہبی خوف تھا جبکہ اوسکا یقین آگیا - اور میری

روح مین کتنی کچھہ غیر معلوم خوشیان
سر سبز ہوئین - مین مجبور تھی - ہان
مین اوس شخص کی مجبور تھی جسپر ایک
مدت دراز سے مین فدا تھی - وہ
شخص مجھکو پیار کرتا تھا - جسکی تصویر کو
مثل پرستش بت کے مین نے
اپنے دل پر کھینچ رکھی تھی - کیونکہ
برتھولڈ تو ہی وہ شخص تھا جسکی مین
پرستش کرنی چاہی اور جب مین
خدا کی عبادت کے لئے فلڈا کی
قدیم گرجا مین اپنے گھٹنون پر
استادہ تھی تو تیری محبت کی خوشبو
نے مجھہ مین اثر کیا تھا - اور اوسوقت
یہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا تو میرے اور
خدا کے بزرگ کے درمیان کھڑا
ہو کر یہ ظاہر کرتا تھا کہ تو اپنی روح کو
بہت جلد شیطان کو بیچ دیگا یعنی
اسکے کہ اپنی جون سے جدا ہنو
اور اسیطرح زبان حال سے مین نے
بھی اقرار کیا ہوتا کہ " مین اپنی
ازلی بربادی کو بخوشی اپنے سر
لیتی ہون - مگر تیری محبت کو ایک
گھنٹے کے لئے بھی ترک کرنا مجھے
منظور نہین "

برتھولڈ - (اپنی معشوقہ کو جوش محبت
کے ساتھ چھاتی سے لگا کر جس سے ثابت
ہوتا تہا کہ فی الواقع اسکی محبت معمولی
نہ تھی -) "جون - ہمارے ان
راست گفتاریون اور صاف
اقرارون سے گو وحشت اور خوف
ہوتا ہے - لیکن تاہم جوش مسرت
ہمکو مضطرب کر دیتا ہے "

جون - (اب اپنی باری مین برتھولڈ
کو اوسی جوش سے گلے لگا کر جیسا کہ
اوسنے کیا تہا -) "یہ صرف ہماری
دلی محبت ہی نہین ہے کہ جسنے
ہمکو آپس مین دوست بنایا بلکہ یہہ
شادمانی اس سبب سے زیادہ تر
ہو گئی ہے کہ اوسکی بدولت سبلے
انتہا خطرون سے ہمنے دوچار ہوکر
نجات پائے - اور بہت سارے
مہمات سر کئے اور کئی موقعون پر
ہم بال بال بچگئے - یہ سب
اوسی کی تعلیم تھی کہ جسکی بدولت
آج بھی ہم بڑی وفاداری کے
ساتھ ملے جھلے رہتے ہین - برابر
دو سال تک ہم نے اپنی محبت کو
پوشیدگی کے نقاب مین چھپا رکھا تھا

اور اس مدت مین کتنے کچھ خطرے
ہمارے سد راہ ہوے ۔ کتنی بہت
عیب جو آنکھین تجھپر لگی رہتی تھین
تاکہ میرے خفیف سے خفیف اعمال
کی جاسوسی کرین ۔ اور اوسی
سمت کو نظر دوڑائین جہان تیری
نگاہین بھٹکین ۔ اور تیرے لبون سے
نکلنے والے ادنے سے ادنے
لفظ کو پکڑ لین ۔ آہ! کیا یہ تعجب
کی بات نہین ہے کہ پورے دو
سال تک ہمنے اوس مسلسل نگہبانی
کو رائگان اور فضول ہی ثابت کیا
اور اوس بے تکان تحقیقات کو
کامیاب ہی نہ ہونے دیا "

بیرتھولڈ ۔ جون! اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ جوش محبت کس استواری
کے ساتھ ہمکو فریب اور چالبازی کا
کامل ماہر بنا سکتا ہے ۔ لیکن مجھے
اوس فریب پر فخر ہے کہ جسکی بدولت
مین اون بے حساب آنکھون کو
دغا دیکا ۔ جو بقول تمہارے مجھپر
شب و روز نگہبانی کے واسطے
لگی رہتی تھین ۔ تاہم اوس دغا باز
زمانہ کی بھی حد مقرر تھی ۔ اور آخرش
جب شک و شبہہ کو ظاہرا کوئی
راہ نہ ملی تو خود بخود مغالطہ ہی مین
اوسکو تسکین ہوئی جسکے انجام
مین ہماری دلیری درجۂ نہایت کو
پہونچی ۔ اور ہمارے تعشق کا حال
ظاہر ہو گیا ۔ !

**جون** ۔ (ذرا زور سے جبکہ اوسکا
خوبصورت چہرہ نفرت سے سرخ ہوگیا
تھا کیونکہ وہ اوس شخص کے طرف
اشارہ کرتا تھا جسنے شہر میلان مین
اسکے عشق کا بنڈارا پھوڑ دیا تھا "
وہ حاسد انگلبیم جسنے مجھکو اپنے
عروس بنا لینے کی قسم کھائی تھی ! ۔
(ذرا نرمی سے) مگر خیر تو یہ گذری کہ جو
کارروائیان ہوتی تھین وہ تو ہو ہی
گئین ۔ لیکن تاہم انگلبیم نے اپنے
حاسد مزاجی کی صعوبت مین گرفتار
ہو کر ہمارے حق مین وہ وہ کارروائیان
کین جو اس مقدمۂ ظلم مین ہمین مفید
ہوے ہین ۔ کیونکہ اوسکی بدکرداری کا
نتیجہ یہی ہوا کہ ہم میلان سے فرار
ہونے پر مجبور ہوے ۔ اور
اب ہم اپنی محبت کو مکر و فریب کے
نقاب مین چھپانے کے خلاف دنکو

روز روشن مین آ نہ ما سکتے مین کیون
برتھولڈ یہی ہے کہ نہین "
برتھولڈ " میرے قابل پرستش
جون بیشک ایسا ہی ہے - لیکن
ہمکو انگلیمہیم کے خصایل فراموش
کرنا چاہئے جسکی بدولت ہمین اپنی
پیاری خواہشون سے محروم رہکر
اون ملکون مین سفر کرنا پڑا جہان تواریخی
ورعلم وہنر کے بڑے چرچے رہتے
ہین - افسوس تو یہ ہے کہ خوف
تعاقب نے ہمین دن رات سفر
کرنے پر مجبور کرکے فرانس سے
ایسی جلدی اور اس غیر معمولی سرعت
کے ساتھ بھگایا کہ نہ تو ہم لیئنس کا
عجائب خانہ ہی دیکھنے کے لئے ٹھہر
سکے اور نہ ٹولوز کے کتب خانہ
ہی سے مشرف ہوسکے "
جون " لیکن برتھولڈ - تم اپنے
اس نقصان کی تلافی اوس مسرت
وشادمانی کے ساتھ کرسکوگے جو
بوقت استقامت یقیناً - میڈرڈ
قرطبہ - سوائل - غرناطہ - اور
ہسپانیہ کے دوسرے شہرون
مین جہان کا ہم نے ارادہ کیا ہے

تمہین حاصل ہوگی - (بطرز سوال -)
چندے ہم قرطبہ مین رہینگے "
برتھولڈ " چندے کیا بلکہ اوسوقت
تک کہ جب تم اور مین اوسی عمدہ موری
دارالسلطنت کی گشتون سے پورا
حظ اوٹھالین - اور جب ہمین ہسپانیہ
کے دیکھنے سے فرصت ملجائے
تو ملک اطالیہ کی طرف راہی
ہونگے - آہ امیری پیاری جون
وہان کی اعلے درجہ کی خوشی کا تو
خیال کرو - اور اوس رعب کا مشاہدہ
تو کرو جو عظیم الشان روم کے
عجائبات دیکھنے سے معلوم ہوگا
یہ وہ ازلی شہر ہے جسکے اطراف
وجوانب تواریخ رہے زمین سے
معمور ہین "
جون " ہان ہم روم
بھی جائینگے - لیکن اوسوقت جب
اتفاقات وقت اجازت دین "
اور ہماری ہیروئن نے
اس آخری جملہ پر متفکر اور
متامل ہوکر زور دیا -
برتھولڈ - (اس بیہودہ جملہ سے متمسخر ہوکر
ایک گونجتی ہوئی آواز سے) "جب

اتفاقات وقت اجازت دین "
تمھین کو سلنے اتفاقات کا اندیشہ
یا خیال ہے کہ ہمارے اعمال و حرکات
پر حاوی یا متاثر ہونگے "
جون "میرے کہنے کا یہ مطلب
تھا کہ جون ہی ہمین ہسپانیہ کے
عجائبات اور علم و ہنر کے دیکھنے سے
فراغت ملے - اوسیوقت ہم اٹالیہ
کی راہ لین "
مگر ہماری ہیروئن کے خوبصورت
چہرہ کا فورا رنگ بدل گیا کیونکہ وہ
برتھولڈ کو کسیقدر دھوکا دینے پر
مجبور تھی - اور یہی پہلا وقت تھا کہ
اوس سے اس فریب کا ارتکاب
ہوا -
برتھولڈ - (ایک ملامت آمیز مگر نرم
آواز سے جبکہ وہ جون کو حیرت اور تجسس
کی نظر سے گھور رہا تھا -) "میری جون
تمنے اپنے جملہ کا مطلب صاف صاف
نہین بیان کیا - کیا یہ ممکن ہے کہ تمھارا
کوئی پوشیدہ راز ہے "
جون - (ہچکچا کر اور اپنے چہرے کو
برتھولڈ کے شانون کے آڑ کرکے ") "
میرے پیارے برتھولڈ - ایک

خواب - صرف ایک خواب کا اثر
جواب تک مجھمین باقی ہے - "
برتھولڈ - (بطرز سوال -) " اور یہہ
خواب ؟ جون - گذشتہ شب کو
یہ واقعہ ہوا - مین خواب مین کیا دیکھتی
ہون کہ ایک مقدس صورت بزرگ
میرے بستر سے لگا کھڑا ہے
اور مجھے جاگنے اور اون الفاظ کو
سننے کا حکم کیا - جو وہ کہنے ہی کو تھا
پھر ایسا معلوم ہوا کہ اوسنے میرے
پیدایش کا حال ظاہر کیا اور یہ بیان
کیا کہ کسطرح مین اصلی قسمتون کو حاصل
کر سکونگی - اور یہ چند سنتے ہی چند
روز بھی نہ گذرنے پائینگے - کہ مجھکو
اس نئے مقدمہ کی پہلی تصویر سے
دوچار ہونا ہوگا - جو پہلے ہی سے
میری آؤبھگت کو طیار ہوگی - پھر یہ
معلوم ہوا کہ مین نے بزرگ کے
تفصیلی بیان کو نہایت خوف تعجب
اور دلچسپی کے ساتھ سُنا - بدین خیال
کہ یہ اتفاق عارضی ہی ہوگا جس نے
ہنڈرڈویلنس کے متعلق میرے
تجسس و تفحص کو اسقدر بڑھا دیا تھا
بلکہ میرے اوس قسمت کا تقرر مقدم

ہوگا۔ جو میرے اعمال کے رہبر اور
میرے تصورات کی تخمیس ہے۔ اور
اس خواب کی تعبیر سے خیال آتا ہی
کہ میری زندگی مین واقع ہونیوالے
حوادث اس پر اسرار ہنڈرڈ ورلڈس
کے مسئلہ سے ملے ہوئے ہونگے
یا کم سے کم اون مین سے ایک کے
متعلق ضرور ہی ہونگے ——"

برتھولڈ۔ (مسکراتے ہوئے قطع
کلام کرکے) "پیاری جون تم جسوقت
استراحت کے لئے گئین تو تمہارے
خیالات غالبًا ہنڈرڈ ورلڈس پر
جمے ہوئے ہونگے۔ اور اسلئے
یہ کوئی تعجب نہین کہ وہی خیال تمھین
خواب مین بھی نظر آیا"

جون "برتھولڈ۔ کیا تمھین خواب
پر اعتقاد نہین ہے؟ اور کیا تم اون
فوق الانسان ہدایات اور اون بعید الفہم
پیش اندیشیون کے قایل نہین ہو جنکو
عقلمند سے عقلمند اور عالم سے عالم
فیلسوف بھی رد نہین کرسکتے ہ"

ہماری ہیروئن نے یہ
سوالات اس سنجیدگی سے کئے
جو اسکی پہلی تقریر کو تائید دیتے تھے
اور جنکا۔ (جیسا کہ ناظرین کو یقینًا معلوم
ہوگا۔) گویا اون اظہارات پر پہلا
دخل تھا۔ جنکو جون بتدریج اور
خبرداری سے کیا چاہتی تھی"

برتھولڈ "ہان۔ تم جو کہتے ہو اوسپر
میرا کسقدر اعتقاد ہے۔ لیکن جسوقت
یہ ہدایت اور پیش اندیشیان بجاے
کسی فوق الانسان نظر و اعانت سے
ہونیکے کسی فطرتی ذریعہ سے واقع
ہون تو اس آخری طریقہ کو حل
سوال مین مین مناسب سمجھتا ہون
اسطرح سے اس موقع پر کہ تمہارا تجسس
ہنڈرڈ ورلڈس کے راز پر
بڑھ رہا تھا۔ اسکا تعجب نہین کہ وہی
خواب تمنے بجز آنکھہ بند ہونیکے
دیکھا اور اسیطرح چونکہ تمہارا دل
ایک مردانہ دلیری رکھتا ہے اور
تمہارے خیالات روشن و عالی
حصہ رکھتے ہین۔ لہذا کوئی حیرت کا
مقام نہین اگر تمنے اپنے خواب پر
قسمہاے اعلے کے علامات
دیکھنے"

"اور اگر میرے لیے ایسے
نصیب ہوسکتے۔" ہا"

ہماری ہیروئن نے یہ سوال اوس
پیارے مگر تیز آواز سے کیا جو عاشق
مزاجون پر تیر کا کام کرتے ہوے
اونکو یہ سکہلاتا ہے کہ ایسے سوال کا
جو اون سے کیا جاے وہ بہی محبت
و عشق آمیز جواب ادا کرین اور
پہر سلسلۂ تقریر کو جوڑ کر اوسنے
کہا -

**جون** " اور اگر میرے ایسے نصیب
ہوتے تو **برتہولڈ** - کیا تم اوسکو
روا نہ رکھتے جو یا یہ کہ اپنے جون کو
پردۂ ظلمت سے نکلکر اور ترقی پاتے
ہوے دیکہکر تمہین افسوس ہوتا ؟"

**برتہولڈ** " مین خوش ہوتا ---- آہ !
سچ کہتا ہون کہ مین بہت خوش ہوتا !"

برتہولڈ نے ان جملونکو ایک
پُرجوش آواز مین ادا کیا جبکہ وہ
اوسکے منور چہرے کو دیکھ رہا تہا
جسپر دلی اعلے خیالات کی روشنی
پڑ رہی تہی اور جبکہ اوسکی نگاہین
اوس جملہ کی تائید کرنے لگین جس
سے اوسکی معشوقہ کا چہرہ منور ہوگیا
تہا - اور اوسکو اسبات کا یکایک
خیال آیا کہ **جون** کے خصایل مین
یہ پہلا وقت ہے کہ کوئی غیر معمولی
صفت پائی جاتی ہے - اور ایک
دراز خاموشی کے بعد پہر تقریر کا
سلسلہ قایم کرکے اوسنے کہا -

**برتہولڈ** " **جون** - تم اولوالعزم
معلوم ہوتے ہو - !"

لیڈی آہستہ سے اوسکی
بغل سے جدا ہوی - اپنی نشست
سے اوٹھی اور اپنے قد کو نمایشی
کامل طول دیکر اوس نے نہایت
بردباری سے کہا -

**جون** " ہان برتہولڈ - مین
اولوالعزم ہون !"

**برتہولڈ** - اوسکو پر تعجب
اور پر غم نگاہون سے گہورتا رہا -
پر تعجب اسواسطے کہ اوسنے ایسی
حسین اور سرو قد کو ایک دلیر اور
جری خصلت مین مکمل پایا - اور پر
غم اسلئے کہ مبادا کہین ایسا وقت
آجاے جسمین اوسکی اولوالعزمی اوسکی
مزرعہ محبت کو خشک کردے - مگر یہ
خوف صرف تہوڑی دیر کا تہا اور
اپنی موجودہ خودغرضی اور جوش کو
قوی کرنیوالی بے اعتمادی سے

سنکر ماکر وه آگے جھپٹا اور خوبصورت نازنین کو آغوش مین لیکر فرط محبت سے بغلگیر ہوتے ہوئے اوسنے پکار کر کہا۔

برتہولڈ "ہان جون۔ بیشک تواسے علے قسمتون کے سرانجام دینے کو پیدا ہوئی ہے!"۔

چندہی منٹ بعد راڈرگو۔ اس اطلاعدہی کے لئے حاضر ہوا کہ اسکے دوسرے مہمان ایوان سے رخصت ہوچکے تھے۔ اب برتہولڈ اور جون کے راہی ہونے مین کوئی شئے مزاحم نہ تھی بجز اسکے برتہولڈ نے اپنا ہاتہ آگے بڑھایا تاکہ اوس کمرے سے جہان اونہون نے شب گذاری تھی لیڈی کی رہبری کرے محافظ ساتھ ہو لیا۔ اور اونہون نے دروازے کھلے کرنے شروع کردئے۔ اور زینے سے اوترکر داخل صحن ہوئے وہان اونہون نے اپنے گھوڑون کو طیار اور زین کسے ہوئے پایا۔ اور ٹارو۔ نامی لڑکے نے جلد چوٹے چرمی صندوقچے زین سے باندہ دئے۔ برتہولڈ نے راڈرگو کو اوس سے بڑی فیاضی کے ساتہ انعام دیا کہ جتنی اوسکو امید تھی۔ اور جون نے اوسکی بی بی جوزفا کو اجرت دی۔ ٹارو کو بھی فراموش نہ کیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتون سے فارغ ہوکر ہمارے ہیرو اور ہیروئن ایوان کیالانٹرا وہ سے رخصت ہوئے۔

## دسوان باب

[illegible] ملاقات نہ تھی ۔ اب ملاقات ہوئی [illegible]

### نئی ملاقات

علی الصباح بلا کسی اہم حادثہ کے سفر شروع ہوا۔ اور پھر ایک مرتبہ جب شام ہونے لگی تو مسافر چھوٹے سے شہر ڈویرا کے قریب پہونچ چکے تھے۔

مخدومی۔ تسلیم۔ رسالۂ جلوہ محبوب" خدمت عالی مین مرسل ہے
آپ کی معاصرانہ ہمدردی اور توجہ خاص کے بھروسے پا ستدعا کیجاتی ہے
کہ اس رسالہ کے متعلق آپ اپنی مفید و قیمتی رائے سے بطور ریویو کے
اپنے اخبار گہربار یا معزز رسالہ مین شایع کر کے کمترین کو ممنون
فرمائینگے۔

امداے معزز اخبار یا رسالہ سے اس ناچیز پرچہ کا تبادلہ منظور فرمائیں
دریغ نفرمائینگے۔

مین نہایت وثوق کے ساتھ ایڈیٹران و پبلشران اخبار و
رسالہ جات سے امید کرتا ہون کہ میری اس ناچیز معروضہ بالا پر ضرور
لحاظ و توجہ فرمائینگے۔

غلام صمدانی خان گوہر۔ ایڈیٹر و پبلشر رسالۂ جلوہ محبوب۔
حیدرآباد دکن۔